رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۰ بدھ ۱۷ - شوال ۱۴۱۴ھ ۳۰ - امان ۷۳ ۱۳ ھش ۳۰ - مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کے منشاء کو پورا کرنا چاہئے

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں اگر تم میں مکر فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قرآن کریم نے نظریہ ارتقاء کو تسلیم کیا ہے اور اسکے مراحل بیان کئے ہیں

قرآن کریم کی آیات کا مناسب تقدس برقرار رکھنا لازم ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو پروگرام "ملاقات" میں مورخہ ۲۲- مارچ ۱۹۹۴ء کو بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۲۲ مارچ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں (جس کا نام پہلے بات چیت ہوا کرتا تھا) مختلف ممالک سے بھجوائے گئے احباب جماعت کے سوالات کے جواب عنایت فرمائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب حسب معمول سوالات پیش فرما رہے تھے۔

غیر اللہ کی قسم کھانے کا مسئلہ ایک غیر از جماعت دوست کا سوال پیش ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ کے سوا ہر دوسری چیز کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ لیکن خود ہی ایک شعر میں فرمایا ہے۔

تیرے ہی منہ کی قسم اے میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ کے سوا کسی غیر کی قسم نہیں کھانی چاہئے کیونکہ اللہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ اس جگہ آپ نے بتوں اور فرضی خداؤں کی بات کی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر غیر اللہ چونکہ علم کامل نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کو اپنی کسی بات کی شہادت کے طور پر نہیں پیش کرنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن فرماتا ہے کہ دیگر متفرق لغو قسموں پر اللہ مواخذہ نہیں کرے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا لیکن محاورۃً قسم کھانا یہ روز مرہ کے استعمال کی بات ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان میں ایک حدیث آتی ہے کہ ایک شخص نے آکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے سوال کیا کہ کیا کوئی اور بھی نماز ہے۔ آپؐ نے فرمایا اور کوئی نہیں سوائے نوافل کے اگر کوئی چاہے۔ پھر فرمایا رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے سوال کیا کہ کیا کوئی اور بھی روزہ ہے آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے نفلی روزوں کے۔ پھر فرمایا زکوٰۃ دو۔ اس نے سوال کیا کہ کیا اور کوئی بھی زکوٰۃ فرض ہے آپؐ نے فرمایا اور کوئی نہیں سوائے صدقات کے 'اگر کوئی چاہے۔ اس کے بعد وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا۔ اور کہتا جاتا تھا کہ خدا کی قسم نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ اس پر حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص کامیاب ہو گیا اس کے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے اور اس پر قائم رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا یہ مثال ان قسموں کی ہے جو محاورے کی ذیل میں آتی ہیں۔ یہ لغو قسموں میں سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہرگز نہیں ہو سکتی کہ آپؐ کوئی لغو کام کریں۔ اس قسم کی جو قسمیں عادتاً کھائی جاتی ہیں اللہ ان سے درگزر فرماتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ارادتاً کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے قسم کھائے تو اس کا مواخذہ ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا محاورۃً قسموں میں سب سے اچھی مثال حضرت بانی سلسلہ کی یہ قسم ہے جس میں آپ نے پیارے نبی کے چہرے کی قسم کھائی ہے۔ یہاں گواہی کے معنی صداقت کے درجۂ کمال کے ہیں۔ کہ وہ چہرہ سچا ہے۔ یہ چہرہ اتنا پیارا ہے اس کا عاشق ہو جانا بے اختیاری کی بات ہے۔ اسی قسم کا مضمون حضرت بانی سلسلہ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ

اگر خواہی دلیلی عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو آپؐ کے عاشق ہو جاؤ۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس لئے اس

مسلسل صفحہ ۲ پر

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی صحت کے لئے

درخواست دعا

○ ربوہ = ۲۹- مارچ- محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی صحت بفضل تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے اور امید ہے چند روز تک اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دینا شروع کر دیں گے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا سیفی صاحب کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صاحبزادی مکرمہ طیبہ حیات صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر احمد حیات صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۱- مارچ ۹۴ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سفیر احمد حیات عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد حیات صاحب کا پوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی عمر طویل عطا کرے اور نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے میرے بیٹے محمد سعید خالد مربی سلسلہ کو مورخہ ۹- مارچ ۹۴ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت "محمد مدثر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار (ریٹائرڈ) کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

قسم کا ان قسموں سے کوئی تعلق نہیں۔جن کی اجازت نہیں ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا وہ اقتباس بیان فرمایا جو اعتراض کا موجب بنا ہے۔ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر حضرت بانی سلسلہ نے جو قسم کھانا جائز ہے اس کی شرائط بیان کی ہیں۔ اگر یہ شرائط نہ ہوں تو چاہے قسم لغو ہو یا محاورةً ہو اس کا اس قسم کی قسموں سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدا کی تمام کتب میں انسان کے لئے یہ تعلیم ہے کہ غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے۔ یہاں پر غیر اللہ سے فرضی خدا اور بت وغیرہ مراد ہیں۔

نظریہ ارتقاء سکاٹ لینڈ سے ایک غیراز جماعت صاحب نے سوال کیا کہ انسانی ارتقاء اور نظریہ ارتقاء پر روشنی ڈالیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑا وسیع مضمون ہے۔ یہاں کی مختصر محفل میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے بعض خطبات میں' مثلاً ماریشس یونیورسٹی میں اس موضوع پر خطاب کیا گیا تھا وہ سن لیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس خطاب کے نوٹس گر جانے کی وجہ سے ان کی ترتیب منتشر ہو گئی تھی اس لئے میں اس ترتیب سے تو بات بیان نہ کر سکا تھا جو میں چاہتا تھا۔ مگر حاضرین کو میری بات کی سمجھ آگئی تھی۔ اور اس تقریب کے شرکاء میں سے یونیورسٹی کے چانسلر اور وزیر تعلیم نے جو دونوں ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں' کہا کہ انہیں اس مضمون سے بڑی دلچسپی پیدا ہوئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دوسری جگہ بھی سوال و جواب کی مجالس میں اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تاہم حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں اس وقت اس سوال کا مختصر جواب دیتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کو طبقہ بہ طبقہ اور درجہ بدرجہ پیدا کیا ہے۔ اور آگے بڑھایا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے کہ تم اگر نفس واحدہ کی پیدائش کو سمجھنا چاہو تو ماں کے پیٹ میں دیکھو کہ ہم نے کیسی کیسی شکلیں عطا کی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو سائنس دان زندگی کے ارتقاء کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کم و بیش ان تمام مراحل سے گذرتا ہے جن سے زندگی گذری ہے۔ ان گنت سال پہلے جب زندگی کا آغاز ہوا تھا تو اس کی مثال جنین کی پہلی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ پھر وہ عمل تیزی سے دُہرایا جاتا ہے۔ ارب سال کا زمانہ نَو ماہ میں تیزی سے دوہرایا جاتا ہے۔ اور پھر اچانک بچہ دنیا میں آتا ہے کہ وہ سمیعاً بصیراً ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بکثرت ایسی آیات ہیں جن میں زندگی کے طبقہ بہ طبقہ پیدا ہونے اور زندگی سے پہلے ماضی کی حالتوں کی طرف بھی لوٹنے کا ذکر ہے۔ یعنی ارتقاء معکوس کا بھی ذکر ہے۔

حضرت صاحب نے قرآن کریم کی سورہ التین کا ذکر کرتے ہوئے ارتقاء کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں جو تین کا ذکر ہے وہ حضرت نوح کے سیلاب کی طرف اشارہ ہے۔ زیتون سے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے اور بلد الامین سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن اور وطن کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں مذہب کے ارتقائی حالات کی طرف اشارہ ہے۔ پہلے تین پھر زیتون اور پھر بلد الامین کے زمانے میں آکر تعلیم درجہ کمال کو پہنچ گئی۔ پھر فرمایا کہ ہم نے انسان کو بنایا۔ اس سے پہلے روحانی مدارج میں ترقی سے پہلے انسان کو اس کے تقویمی دور سے گذار کر اس قابل بنا چکے ہیں کہ وہ روحانی مضامین کو سمجھ سکے۔ پھر اللہ نے احسن تقویم فرمایا کہ مختلف مدارج سے گذار کر ہم نے انسان کو ترقی دیکر وہاں پہنچایا کہ مذہب کو سمجھ سکے۔ پھر اسفل سافلین کا ذکر کر کے فرمایا کہ ہم نے انسان کو اس کے ادنیٰ ترین درجوں کی طرف لوٹا دیا۔ اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ روحانی معنی تو یقیناً ہوتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس قابل ہیں کہ خدا کے پیغام کو سمجھ سکیں وہ جب خدائی پیغام کو رد کرتے ہیں تو اشرف المخلوقات سے گر کر ارذل المخلوقات ہو جاتے ہیں۔ اور اسفل سافلین میں جا گرتے ہیں جہاں ان کی حالت ادنیٰ حیوانوں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر اس سورہ کو جسمانی لحاظ سے بھی اطلاق کر لیں تو اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ زندگی میں بعض حالتوں میں تنزل اختیار کرتے ہوئے ادنیٰ ترین حالتوں میں لوٹیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی تک سائنس نے ایسی تحقیق نہیں کی کہ اس کیفیت کے شواہد سامنے آسکیں۔ لیکن روحانی کیفیت کا مضمون تو واضح ہے۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ قرآن نے پھر یہ فرمایا ہے کہ ارتقاء جاری ہے اور سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال بجالائے۔ ان کے لئے جزاء کا غیر منقطع سلسلہ جاری ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم کی اس چھوٹی سی سورہ نے زندگی کے ارتقائی مدارج اور ترقی کا ذکر فرمادیا ہے اور بتادیا ہے کہ تم ایک مقام پر نہیں ٹھہر سکتے اگر چاہو گے تو واپسی بھی ہو سکتی ہے۔ اور ترقیات بھی لامحدود ہو سکتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر سوال کرنے والے تھوڑا انتظار کریں تو میری ایک کتاب عنقریب آنے والی ہے یہ یورپ میں دیا جانے والا میرا ایک لیکچر تھا اس کے ایک باب میں یہ بحث اٹھائی گئی ہے یہ مختصر بحث ہے لیکن قرآن کریم کی مختلف آیات کے حوالے سے ارتقاء کو واضح کیا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کتاب چھپے گی تو ان صاحب کو بھجوا دی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس موضوع پر اس وقت مختصر بات کرنے کی کوشش کی ہے ناواقف لوگ شاید ساری بات نہ سمجھ سکیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک بار جامعہ میں اس موضوع پر ایک سلسلہ خطابات کا شروع کیا تھا۔ ایک ڈیڑھ گھنٹہ کا خطاب ہوتا تھا۔ کئی خطاب ہوئے مگر یہ سلسلہ پھر بھی تشنہ رہا۔

روزہ اور تراویح ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتے کیا وہ تراویح بھی نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا اصولی جواب تو یہ ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ نے روزہ سے مستثنیٰ رکھا ہے ان کو دوسری عبادتوں سے تو مستثنیٰ نہیں رکھا۔ وہ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ یقیناً پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ایک شخص اپنے بعض فرائض میں کمزور ہو تو دوسرے فرائض جھڑ تو نہیں جاتے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے تراویح کی تاریخ اور نوافل پر روشنی ڈالی۔

قرآنی آیات کا احترام ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا قرآنی آیات کپڑوں پر لکھی جا سکتی ہیں؟ اس میں یہ ذکر کیا گیا کہ فرانس میں ایک عورت نے اپنے کپڑوں پر آیات قرآنی کی نمائش کی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سوال میں کپڑے کی بحث تو ثانوی ہے۔ حقیقی بحث تو یہ ہے کہ قرآن کریم کو کسی ایسی صورت میں لکھا جائے کہ اس کا تقدس مجروح ہوتا ہو۔ اس عورت کے کپڑے پہننے کو جس پر آیات لکھی تھیں اس کو کسی بھی صورت میں حضرت بابا گورونانک جیسے نیک اور خدا رسیدہ شخص کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔

جن کے کرتے پر آیات لکھی تھیں۔ یہ عورت ناپاکی کی حالت میں' گناہ اور بے حیائی جس کا پیشہ ہو۔ وہ جب کپڑوں پر آیات لکھ کر پھرتی ہے تو اس سے دین حق کے پیروکاروں کو تکلیف ہونا لازمی بات ہے۔

حضرت صاحب نے سوال کیا کہ یہ بائبل کیوں نہیں لکھ لیتے۔ اگر قرآن ان کو فی الواقعہ اتنا ہی پیارا ہے تو یہ کپڑوں کی بجائے دل پر کیوں نہیں لکھ لیتے۔ یہ شرارت اور فساد ہے۔ کہ کر لو جو کرنا ہے۔ ہم طاقتور قومیں ہیں ہم سے لڑنے کی تم کو مجال نہیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ واقعی کچھ نہیں کر سکتے ان کو روک نہیں سکتے اس کا ایک ہی طریقہ ہے جو دین حق نے بتایا ہے کہ خدا سے گریہ وزاری کرو۔ جو گستاخی کرتے ہیں ان کی خاطر دعا کرو کہ اللہ ان کو ھدایت دے یا عبرت کا نشان بنا دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ عورت ناپاک ارادے اور ناپاک طریق پر قرآن کریم کے بے حرمتی کرتی ہے۔ اور وہ کمپنیاں بھی ذمہ دار ہیں جنہوں نے محض شرارت اور فساد کی نیت سے اس عورت سے یہ کام کروایا ہے۔ اس ناپاک عورت کا حضرت بابا گورونانک سے موازنہ بے حقیقت ہے۔ وہ بلند روحانی مرتبہ کے حامل تھے۔ قرآن کی محبت میں ہر وقت باوضو رہنے والے تھے۔ ہر وقت پاکیزہ رہتے تھے۔ ان کا کرتے پر آیات لکھنا تو دراصل عشقِ قرآن کا اظہار ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب

حضرت مولانا شیر علی صاحب نے فرشتوں جیسی پاکیزہ زندگی گذاری۔ آپ میں عجز وانکسار بہت تھا۔ ہر ایک سے بلالحاظ قوم و ملت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے۔ راستے میں کوئی بھی ملتا اسے سلام کرتے۔ مصافحہ کرتے۔ خیریت دریافت فرماتے۔ کسی کے گھر میں کوئی بیمار ہوتا اس کی عیادت کے لئے ضرور جاتے۔ اگر کسی کو دوائی کی ضرورت ہوتی۔ اکثر خود ہسپتال جا کر دوائی لا کر دیتے۔ ہماری اماں جی سنایا کرتی تھیں کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد پورے ملک میں ایک ایسا وبائی بخار پھیلا کہ کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں کسی کو بخار نہ ہوا ہو۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ نے آپ کو بندگانِ خدا کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ وہ ہر گھر جاتے۔ بیماروں کو پانی پلاتے دودھ پلاتے۔ دوائی دیتے۔ غرض اس موقع پر خوب خوب ثواب کمایا۔

حضرت مولوی صاحب کی بیگم صاحبہ نے آپ کی روزمرہ زندگی میں صفائی ستھرائی کا بہت اہتمام رکھا۔ پاکیزگی اور طہارت کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ان جیسی پاک عورت کو ان کا شریک حیات بنایا۔ انہوں نے آپ کی صحت اور غذا کا بے حد خیال رکھا۔ سردیوں میں آپ کے کمرے میں ان کا پلنگ اور گرم بستر ہوتا تھا۔ اس بستر پر کوئی دوسرا نہیں سوتا تھا۔ کوئی ماں گود میں بچہ لئے اس پر نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ تاکہ بستر آلودہ نہ ہو۔ گرمیوں میں صحن میں چارپائیوں پر سوتے تھے۔ آپ کا گرمیوں کا بستر اور چارپائی الگ ہوتی تھی۔ جو آپ کے اٹھنے کے بعد اٹھا کر کھڑی کر دی جاتی تھی۔ کوئی بچہ اس پر سوتا تھا نہ بیٹھتا تھا۔ اس کا مقصد چارپائی اور بستر کو پاک رکھنا تھا۔

صراحی نما لوٹا (جس کو کوزا کہتے تھے) حضرت مولوی صاحب کے وضو کے لئے مخصوص تھا۔ پانی کا لوٹا ہمیشہ بھرا رہتا تھا تاکہ آپ کو "نلکے" سے پانی نہ نکالنا پڑے۔ لوٹے کا منہ بہت تنگ تھا تاکہ کوا پانی میں چونچ نہ ڈال دے۔ روزانہ لوٹا پاک صاف کرکے پانی بھرا جاتا۔ جس پیڑھی (چوکی) پر بیٹھ کر وضو کرتے وہ بھی الگ تھی۔ غرضیکہ آپ کی اہلیہ صاحبہ ہر وقت اس دھیان میں رہتی تھیں کہ کوئی بچہ کسی بھی وقت ان کے استعمال کی چیز کو ناپاک نہ کر دے۔ کھانے اور پینے کے برتنوں کو مانجھ کر پاک صاف کر کے رکھا جاتا۔ چینی کے بڑے بڑے پیالے دودھ پینے کے لئے ہوتے تھے۔ ایسے برتن جس میں سے دودھ باہر نظر نہ آئے۔ اس کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ دودھ کے علاوہ آپ کچے انڈے پی لیتے تھے۔ گھر میں مرغیاں رکھنا تازے انڈے مہیا کرنا اور ان انڈوں کو مٹی کے برتنوں میں گیلی ریت ڈال کر رکھنا۔ (کیونکہ ان دنوں فرج نہیں ہوتے تھے) آدھی رات کے وقت جب وہ بستر پر لیٹتے تو خود دودھ دیتیں۔ صبح کے وقت ناشتے میں ان کو ایسی چیزیں (موسم کے لحاظ سے) کھلاتی تھیں جو ان کے دماغی کام کے لئے مفید ہوں۔ غرض ہر وقت ان کی غذا کی پاکیزگی۔ صفائی اور تازگی کا اہتمام کرتی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل گھر میں دودھ' لسی' مکھن کا ایک لنگر ہمیشہ جاری رہا۔ بڑی مقدار میں دودھ بلویا جاتا۔ سیروں مکھن نکلتا گھڑوں لسی بنتی۔ جو صبح ہی صبح ختم ہو جاتی۔ لوگ برتن لے لے کر آتے اور بھر بھر کر لے جاتے۔ رمضان شریف میں سحری سے پہلے دودھ بلویا جاتا تاکہ سحری سے پہلے لوگ لے جاسکیں۔

حضرت مولوی صاحب کی بیگم صاحبہ کا انتقال جولائی ۱۹۴۲ء میں ہوا۔ خدا تعالیٰ بلند ترین درجات سے نوازے۔ حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ تشریف لائیں اور میت کے سرہانے خاصی دیر کرسی پر بیٹھی رہیں اور پھر فرمایا۔ کہ جنازہ عصر کی نماز کے بعد ہو۔ تاکہ قادیان کی کوئی عورت ایسی نہ رہے جو ان کا منہ نہ دیکھ سکے۔

حضرت مولانا صاحب کو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد۔ سے بھی والہانہ لگاؤ تھا۔ حضرت فضل عمر جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو اکثر آپ کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔

حضرت مولوی صاحب کو خاندان مبارک کے بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ بڑے سے لے کر چھوٹے تک کا احترام اور عزت کرتے۔ ان کا ادب اور لحاظ فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے خدا کے پیاروں کی اولاد بھی خدا کو پیاری ہوتی ہے۔ یہ تعلق یکطرفہ نہیں تھا بلکہ خاندان کے ہر فرد نے بھی اباجی سے پیار کیا۔ ادب کیا اور محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

میں نے ہوش سنبھالتے ہی آپ کو نمازوں کا بہت پابند پایا وہ حتی الوسع ہر نماز بیت المبارک یا بیت اقصیٰ میں ادا فرماتے۔ میں نے جب بھی کبھی راتوں کو ان کو نوافل ادا کرتے دیکھا تو ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی۔ جب وہ ایک دفعہ نماز چار رکعت یا دو رکعت شروع کر دیتے تو ختم ہونے میں نہیں آتی تھی۔ اگر سورۃ فاتحہ پڑھ رہے ہیں تو ہر لفظ کو اتنی رقت سے پڑھتے اور اتنی دفعہ دہراتے کہ کھڑے کھڑے بہت وقت گذر جاتا۔ سجدہ میں جاتے تو خدا کی بارگاہ سے سر اٹھانے کو دل نہ چاہتا۔ کبھی بیماری کی حالت میں دن کے وقت (بیت الذکر) میں نہ جا سکتے تو گھر میں نماز پڑھتے۔ اتنے میں اگر کوئی کسی کام سے آ جاتا تو دیر تک بیٹھ کر انتظار کرتا کہ کب آپ نماز ختم کریں تو بات ہو گویا عشق خداوندی میں اتنے غرق تھے کہ جب اس کے حضور کھڑے ہو جاتے۔ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔

میں دسویں جماعت میں تھی امتحان مارچ میں ہوتے تھے۔ جنوری۔ فروری کے مہینوں میں جب امتحان سر پر ہوتا تو رات کے پچھلے پہر اٹھا دیتے تاکہ ہم پڑھائی کر سکیں۔ مجھے اٹھا کر خود نوافل شروع کر دیتے۔ اور میں اطمینان سے پھر سو جاتی کہ جب تک سلام پھیریں گے کچھ وقت مزید سونے کا مل جائے گا۔ ایک دو دفعہ میں نے ایسا کیا تو آپ نے میرے کمرے میں نماز شروع کر دی۔ اور میں نے ایک دن بجائے کتاب پڑھنے کے ان کی نماز کی طرف دھیان دیا۔ اور گننا شروع کیا کہ ایک ایک لفظ کو کتنی کتنی بار دہرا رہے ہیں۔ میں نے گنا کہ آپ نے ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کا ایک فقرہ ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ پڑھا۔

نماز عشاء کے بعد آدھی رات کو گھر آتے۔ گھر آکر بھی نماز کا کچھ حصہ ادا کرتے۔ پھر سوتے۔ فجر کی نماز سے پہلے اٹھ جاتے اور فجر کی نماز بیت المبارک جا کر ادا فرماتے۔ نماز سے فارغ ہو کر (جب ہم کو چھٹیاں ہوتیں) بچوں کو سیر پر لے جاتے۔ راستے میں کھیت ہوتے۔ جس کھیت کے پاس گزرتے اس کے متعلق معلومات فراہم کرتے۔ اگر پگڈنڈی پر چل رہے ہیں۔ اور وہاں مکوڑوں کے گھر ہیں اور لائینیں بنا کر چل رہے ہیں۔ تو آپ ٹھہر جاتے سب بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے۔ دیکھ کر پاؤں رکھو۔ تمہارے پاؤں کے نیچے مکوڑے کچلے نہ جائیں۔ یہ بھی جان رکھتے ہیں۔ ان کو مارنا اور تکلیف دینا گناہ ہے۔ یہ سیر چھٹیوں میں ضروری ہوتی تھی۔ کیونکہ باقی وقت صبح سویرے سکول جانا ہوتا تھا۔ سکول جانے سے پہلے کچھ ضرور کھانے کو کہتے۔ اگرچہ گرمیوں میں صبح ہی صبح دل نہیں چاہتا تھا۔ مگر آپ موجود ہوتے تو فرماتے "یک لقمہ صبوحی بہ از مرغ وماہی۔" یعنی صبح کے وقت ایک لقمہ کھانا۔ مرغ اور مچھلی کھانے سے بہتر اور مفید ہے۔

ان کی مصروفیات اس قدر تھیں کہ تھوڑا بہت وقت جو گھر میں گزارتے اس میں بھی وہ ہمیں بہت کچھ سکھاتے رہتے۔ کبھی کبھی کسی بچے سے قرآن مجید سن لیتے تاکہ اصلاح ہوتی رہے۔ کسی دن نماز کا سبق سن لیتے۔ چونکہ سارا خاندان اکٹھے ہی رہتے تھے۔ کبھی بڑے بچے اپنی پڑھائی میں مدد لے رہے ہوتے کبھی چھوٹے۔ وہ نہایت تحمل کے ساتھ سب کو سمجھاتے جاتے۔ گھر کا صحن بہت بڑا تھا۔ اس زمانے کے مطابق بیت الخلاء گھر کے آخری کونے میں ہوتا تھا۔ بیت الخلاء تک جانے کا راستہ طے کرتے ہم میں سے کوئی نہ کوئی ان سے اپنے سوال پوچھ رہا ہوتا۔ غرضیکہ گھر کے دروازے سے نکلتے نکلتے بھی وہ ہمیں پڑھا ہی رہے ہوتے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دلانے میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں کیا۔ آپ کو ایک ہی شوق تھا کہ سب اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ لڑکوں کے متعلق خاص طور پر سکول کے اساتذہ سے رابطہ رکھتے۔ ہر ایک کی پڑھائی کا فکر ہوتا۔ جو بچہ پڑھائی میں اچھے نمبر لیتا اس کی حوصلہ افزائی کرتے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے۔ مگر کم نمبر لینے والے کو ڈانٹ نہیں پڑتی تھی۔ وہ خود ہی شرمندگی محسوس کرتا تھا۔ اپنی بیٹیوں کو (اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے) سکول ختم ہونے کے بعد گھر پر قرآن مجید باترجمہ پڑھایا۔ حدیث بخاری۔ انگلش اور شیخ سعدی کی فارسی کی کتاب "گلستان و بوستان" پڑھائی۔ اس طرح خاندان کی علمی فضیلت برقرار رہی۔

حضرت مولوی صاحب کے گاؤں اور رحمہ سے جو طالب علم قادیان آکر تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے وہ آپ کے گھر میں ٹھہرتے تھے۔ مردانے میں ان کی رہائش کا انتظام ہوتا تھا۔ ہمیشہ ایک دو طالب علم موجود

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد - ایم-اے

قول کا پاس

اخلاق میں سے جو خُلق سب سے زیادہ پامال کیا جاتا ہے وہ اغلباً سچ بولنے کے بعد قول کا پاس ہے۔ دراصل قول کا پاس سچ کا ہی اہم ترین جز ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ انسان کی قدر منزلت اس کے قول نبھانے سے پہچانی جاتی ہے۔ جو شخص قول کا پکا نہیں وہ کوڑی کے مول کا بھی نہیں ہوتا۔ یہی ایک خُلق ہے جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کوئی شخص قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ جنگ کے دوران سپاہی اسی شخص کے پہلو میں لڑنے کو ترجیح دیتا ہے جس کے متعلق اسے یقین ہو کہ امتحان کے موقعہ پر وہ اس پر اعتبار کر سکتا ہے اور وقت پڑنے پر وہ دغا نہیں دے جائے گا۔ ہمارے (Folk Lore) لوک ورثہ میں جو عشق و محبت کی داستانیں جو خدا معلوم کہاں تک حقیقی ہیں یا محض افسانوی حیثیت رکھتی ہیں مگر جس چیز نے انہیں لازوال بنا دیا ہے وہ قول و اقرار کا نبھانا ہی تو ہے۔ کہ ہر حالت میں جب موت منہ کھولے نظر آ رہی ہو تب بھی دیئے گئے قول کو پورا کرنے کی عظیم روایتوں کو زندہ جاوید کیا گیا ہے۔ ان سے اس عظیم خلق کو کمال تک پہنچانے کی انسانی خواہش کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ کوئی ہماری ہی تہذیب کا خاصہ نہیں ہے بلکہ تمام دنیا میں ایسی مثالیں انسانی ادب کے شاہکاروں میں پائی جاتی ہیں کیونکہ یہ انسانی خلق کی معراج شمار ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں اگر ہیر رانجھا یا سوہنی مہینوال ہیں تو کہیں لیلیٰ مجنوں اور شیریں فرہاد اور کہیں رومیو جولیٹ۔ اخلاقیات میں قول نبھانے کو وہی مقام حاصل ہے جو پتھروں میں ہیرے کو اور دھاتوں میں سونے کو ہے جو آگ میں پڑ کر کندن بن کر نکلتا ہے اور ہیرا ہر دھات کو کاٹ دیتا ہے۔ یہ اخلاقیات کا جوہر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی خلق نہیں۔

قول کا ادنیٰ درجہ وہ ہے جہاں آپ کسی کو وقت دیں تو پھر اس کی پابندی بھی کریں اور اعلیٰ ترین وہ مقام ہے جہاں آپ کسی کی بیعت کر کے اپنے آپ کو بیچ کر دیتے ہیں اور اس مقام پر قدم مارتے ہیں جو "بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید" کا مقام ہے۔ اور آپ کی کوئی چیز اپنی نہیں رہتی۔ اگر آپ غور کریں تو یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ انسانی معاشرہ کی بنیاد باہمی تعاون پر اٹھائی گئی ہے۔ معاشرہ اسی وقت تک پھولتا پھلتا ہے اور رواں دواں رہتا ہے جب تک آپس میں باہمی تعاون موجود ہے۔ باہمی تعاون وعدہ کی رعایت اور عہد کے وفا کے بغیر ناممکن ہے۔ اگر ان کو درمیان میں سے الگ کر دیا جائے اور تعاون کی جگہ وحشت جاگزیں ہو جائے تو معیشت و زندگی ہر قسم کی تباہ کاریوں سے دو چار ہونے لگے۔

عام طور پر اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کہ دیئے گئے وقت کی پابندی کی جائے۔ یہ قول کی سب سے ادنیٰ حالت ہے اور اس زینے کی پہلی کڑی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو وقت کی قیمت کا کتنا احساس ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کو اس بات کا کہاں تک احساس ہے کہ جس شخص کو آپ نے وقت دیا ہے ممکن ہے کہ اس کا وقت آپ کے وقت سے زیادہ قیمتی ہو۔ عین ممکن ہے کہ اس غریب نے کہیں اور بھی جانا ہو اور آپ کے انتظار کرنے کی وجہ سے اسے خود شرمندگی اٹھانی پڑے شاید یہی وجہ ہے کہ اس عادت نے اتنی جڑیں پکڑ لی ہیں کہ آپ کسی کو دعوت پر بلائیں خاص طور پر اگر دعوت ولیمہ ہو وقت تو سات بجے کا دیا جاتا ہے۔ مگر آپ خود یقین رکھتے ہیں کہ کوئی نہیں ہو گا جو سات بجے آئے گا۔ اور جن کو دعوت دی جاتی ہے وہ بھی اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے اور بڑے مزے سے دس بجے آئیں گے اور دونوں کا اندازہ صحیح ہوتا ہے کہ کوئی بے وقوف ہی ہوتا ہے جو سات بجے کو سات بجے سمجھتا ہے۔ اگر آپ صحیح وقت پر پہنچنے کی غلطی کر بیٹھیں تو بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ابھی قناتیں ہی لگ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے بیماروں اور عمر رسیدہ لوگوں کو اور جو لوگ وقت پر پہنچنے کے عادی ہوتے ہیں بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ یہ عادت پھر طبیعت کا خاصہ بن جاتی ہے اور آپ کے دوسرے معاملات میں بھی کجی آنی شروع ہو جاتی ہے اور ہم پستی کی طرف لڑھکنا شروع کر دیتے ہیں۔ تمام عقود۔ قرض لین دین۔ بیاہ دوستی اور دیگر معاہدات کا وفاداری سے نبھانا ہی معاشرہ کو مہذب بناتا ہے۔ ہم امام سے بھی عقد باندھتے ہیں کہ وہ جو معروف بات کا حکم دیگا ہم اس پر عمل کریں گے۔ اگر لوگ معاہدات پر قائم ہو جائیں تو تمدن میں بڑا آرام ہو جائے اور کوئی جھگڑا نہ اٹھے۔ خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان بھی ایک خاموش معاہدہ ہوتا ہے کہ فروخت کرنے والا صحیح اور کھرا مال فروخت کریگا جو ملاوٹ سے پاک ہو گا اور خریدار اس کی مناسب قیمت ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اگر دونوں طرف سے قول اور اس معاہدہ کی پابندی کی جائے تو کتنا سکھ ہو جائے۔ اور قوم اگر امام کی قیادت میں جس کی انگلی اٹھنے پر وہ کھڑی ہو جائے اور نیچی کرنے پر رک جائے تو پھر وہ قوم ترقی کی راہ پر چوکڑیاں بھرتی ہوئی گذرتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابھی چند امور باقی تھے کہ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ یہیں تشریف رکھیں میں حاضر ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ نے منظور فرما لیا۔ میں اپنے کاموں میں ایسا مشغول ہوا کہ معاملہ بالکل بھول گیا۔ یاد آیا تو حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کہ آپ اسی جگہ پر میرے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ایفاءِ عہد انسانیت کے مخصوص فرائض میں سے بہت بڑا فرض ہے۔ اس لئے جو شخص اس سے خالی ہے وہ درحقیقت شرف انسانیت سے محروم ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان میں شمار کیا ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ آخر کس بنا پر ملا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ابراھیم وہ ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا قول نبھایا۔ آگ میں پڑنا قبول کیا مگر کافروں سے یہ نہ کہا کہ چلو میں تمہارے معبودوں کی پوجا کر لیتا ہوں۔ خدا نے اسے کہا کہ تو اپنی بیوی اور بچہ کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آ تو اس نے فی الفور قبول کیا۔ کوئی شکوہ کوئی شکایت زبان پر نہ لایا۔ کوئی سوال نہ کیا کہ ان کا کیا بنے گا۔ وفا اور قول نبھانے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کی جلالت قدر کی خصوصیات میں اس کا شمار فرمایا ہے کہ جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کہ وہ بلاشبہ وعدہ کا سچا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے مواعید کو پورا کرو کہ عہد جوابدہی کی چیز ہے۔ پس وعدہ اور قول کی اہمیت کو پہچانیں۔

بقیہ صفحہ ۵

سڑک عدالت ربوہ کے سامنے سے چوک یاد گار سے ہوتی ہوئی دارالصدر سے گذرتی ہے۔ بیت المہدی سے ایک سڑک لائبریری اور دفاتر سلسلہ جن میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید شامل ہیں سے ہوتی ہوئی دارالصدر شمالی تک جا پہنچتی ہے۔

ٹرانسپورٹ ربوہ سے فیصل آباد سرگودھا روڈ گذرتی ہے جہاں سے پبلک ٹرانسپورٹ گذرتی ہے۔ ربوہ میں ایک مستقل لاری اڈا قائم ہے اس کے علاوہ ربوہ میں داخلہ کے دونوں طرف بھی چھوٹے چھوٹے اڈے قائم ہیں۔ ربوہ سے فیصل آباد، سرگودھا، لاہور کے لئے اور بعض دیگر اہم شہروں کی بسیں اور ویگنیں گذرتی ہیں۔ ساہیوال روڈ پر چلنے والی منی ویگنیں ربوہ لاری اڈہ سے چلتی ہیں جو ترکھانوالہ تک جاتی ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے ربوہ میں بعض ویگن اسٹینڈ پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہیں جہاں سے لاہور، راولپنڈی، جھنگ، اوکاڑہ و ملتان کے لئے ویگن سروس چلتی ہے جس سے ربوہ کے رہنے والوں کو اچھی سفری سہولت میسر ہوتی ہے۔

گولبازار میں پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ بھی قائم ہے۔ جہاں سے لوگ اپنی ضروریات کے مطابق کاریں کرایہ پر حاصل کرتے ہیں۔ لوگوں کی سہولت کے لئے اور عام آمدورفت کے لئے ربوہ میں ٹانگے چلتے ہیں جن میں بعض مخصوص محلہ جات اور شاہراہوں پر سواری کے لحاظ سے چلتے ہیں اور باقی ٹانگے ربوہ کے گلی کوچوں میں چلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ربوہ چونکہ چھوٹا شہر ہے اس لئے یہاں ابھی اندرونی شہر میں موٹر پبلک ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا تجربہ کیا جائے تو کامیاب ہو سکتا ہے۔

ربوہ شہر ذرائع مواصلات کے حوالہ سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ جس سے یہاں کے رہنے والے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں کا بھی حق بنتا ہے جہاں سہولیات میسر کی گئی ہیں وہاں ان کا بہتر استعمال کیا جائے اور اپنا حصہ بھی مزید سہولیات کے لئے ڈالا جائے۔ جہاں سڑکیں نہیں ہیں وہاں ہم امداد باہمی کے اصول کے تحت سڑکیں تعمیر کر سکتے ہیں بعض محلوں میں اس سلسلہ میں کام ہو بھی چکا ہے۔ آپ کی ذاتی کوشش اور دلچسپی ربوہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے- ابلاغیات

ربوہ - ذرائع مواصلات

ذرائع مواصلات کسی بھی شہر یا ملک کی ترقی کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اور ذرائع مواصلات کی ترقی ملک و قوم کی ترقی کی ضمانت ہوا کرتی ہے۔ آج کے توقی یافتہ دور میں جو کہ مواصلات کی ترقی کا دور ہے اور پوری دنیا ایک گاؤں کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں اگر صدائے احتجاج بلند ہو تو اس کی بازگشت فی الفور پوری دنیا میں سنائی دیتی ہے۔ کوئی واقعہ عرب کے صحرا یا ایشیا کی گنجان آبادی میں رونما ہوا ہو تو اس کی خبر پلک جھپکنے میں بین الاقوامی میڈیا پر آپ سن اور دیکھ بھی سکتے ہیں۔

ترقی کی اس دوڑ کے دور میں ذرائع مواصلات انتہائی اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ بہترین ذرائع مواصلات کی سہولت ترقی یافتہ ہونے کی علامت بن گئی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر قارئین الفضل کے ازدیاد علم کے لئے مرکز احمدیت ربوہ کے ذرائع مواصلات پر مختصر معلومات پیش ہیں۔ واضح رہے کہ اس مضمون میں ٹیلی فون' ریلوے' شاہراہوں اور ٹرانسپورٹ کا ذکر کیا جائیگا۔

ٹیلی فون ٹیلی فون موجودہ دور کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے جس کے ذریعہ سے ہمارا رابطہ کل دنیا سے ہو سکتا ہے۔ ٹیلی فون کی سہولت کے ذریعہ اکثر ممالک کا دوسرے ممالک سے براہ راست رابطہ قائم ہو سکتا ہے اسی طرح ایک ملک کے شہروں اور دیہاتوں کا آپس میں تعلق بھی ٹیلی فون کے ذریعہ قائم کر دیا گیا تا ایک علاقے کے لوگ دوسرے حصہ کے لوگوں کے احوال سے باخبر رہ سکیں۔ ٹیلی فون جہاں لوگوں کے احوال کی خبریں متعلقہ لوگوں کو دیتا ہے جس سے ان کے دل اطمینان پکڑتے ہیں وہاں وقت کی بچت کا موجب بھی بنتا ہے اور کام کی تیزی اور مستعدی کا باعث بھی بنتا ہے۔

قیام ربوہ کے تین سال بعد ہی یعنی مئی ۱۹۵۱ء میں ٹیلی فون کی سہولت اہالیان ربوہ کو مہیا کر دی گئی۔ پہلا فون امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کو کیا گیا جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پیغام پر مشتمل تھا۔

جنوری ۱۹۵۷ء میں ربوہ کے ٹیلی فون ایکسچینج نے باقاعدہ کام کرنا شروع کر دیا۔ ایک عرصہ سے اہالیان ربوہ ڈائریکٹ ڈائلنگ سے محروم رہے اور اس کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کیونکہ ربوہ کے باسیوں کے رشتہ دار دنیا کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بالآخر ۱۹۹۰ء میں ربوہ کو ڈائریکٹ ڈائلنگ کے ذریعہ پاکستان کے اہم شہروں کے ساتھ ملا دیا گیا اور یوں اہالیان ربوہ کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی۔ اس کے ساتھ عوام کی سہولت کے لئے ایک انٹرنیشنل لائن سرکاری پی۔ سی۔ او میں فراہم کر دی گئی اس وقت تک ربوہ ایکسچینج میں ۷۰۰ لائنوں کی گنجائش تھی اور یہاں کے لوگ مزید لائنوں کا مطالبہ بارہا کر چکے تھے۔ چنانچہ جون ۱۹۹۳ء سے ڈیجیٹل سسٹم کا نیا ٹیلی فون ایکسچینج جس میں ۱۵۰۰ مزید لائنوں کی گنجائش تھی' نے کام کرنا شروع کر دیا اور اب ربوہ میں ۲۲۰۰ ٹیلی فون لائنوں کی گنجائش موجود ہے۔ بعد ازاں ربوہ میں چند مزید انٹرنیشنل لائنیں بھی فراہم کی گئیں۔ ربوہ کا کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴ ہے۔

ربوہ میں لوگوں کی سہولت کے لئے دو عدد ٹیلی فون بوتھ لگا دیئے گئے ہیں جو کارڈ ڈالنے سے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے ایک بوتھ گولبازار ربوہ میں لگایا گیا اور دوسرا اقصیٰ روڈ پر اقصیٰ چوک کے قریب لگا دیا گیا ہے۔ اس طرح شہریوں کو ۲۴ گھنٹے پبلک ٹیلی فون کی سہولت میسر آگئی ہے۔ ٹیلی فون میں استعمال ہونے والے کارڈز ربوہ کی متعدد دکانوں پر میسر ہیں۔ اس بوتھ سے انٹرنیشنل کال بھی کی جاسکتی ہے۔

ریلوے ربوہ کی سرزمین کے درمیان سے سرگودھا' فیصل آباد سیکشن کی ریلوے لائن کا گذر ہوتا ہے۔ جو کہ اس سیکشن کے سٹیشنوں کو کراچی اور پشاور سے ملاتی ہے۔ قیام ربوہ کے فوراً بعد ہی ریلوے سٹیشن کی ضرورت کو محسوس کیا گیا تھا۔ چنانچہ میاں غلام محمد صاحب اختر سابق ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر دیوان کی کوششوں سے ۲۵۔ مارچ ۱۹۴۹ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن کی منظوری دے دی گئی۔ ربوہ کے پہلے اسٹیشن ماسٹر چوہدری محمد صدیق صاحب آف نارووال مقرر ہوئے۔

یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ ربوہ اسٹیشن پر پہلی گاڑی سرگودھا کی طرف سے صبح سات بجکر بیس منٹ پر ربوہ پہنچی۔ گاڑی جونہی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی ربوہ کی فضاء نعروں سے گونج اٹھی۔ وہاں موجود لوگوں نے والہانہ استقبال کیا۔ دوسری گاڑی فیصل آباد کی طرف سے ربوہ اسٹیشن پر پہنچی۔ مارچ ۱۹۵۰ء کے نارتھ ویسٹرن ریلوے گزٹ کے ذریعہ ربوہ کو باقاعدہ سٹیشن بنا دیا گیا اور یہاں پر سامان کی بکنگ وغیرہ شروع ہو گئی۔

ربوہ کے شہریوں کو یہ سہولت حاصل ہے کہ پاکستان کے اہم شہروں کراچی' لاہور اور پشاور تک گاڑیاں ربوہ سے گذرتی ہیں تمام گاڑیاں جو ربوہ ریلوے لائن سے گذرتی ہیں وہ ربوہ کے سٹیشن پر باقاعدہ سٹاپ کرتی ہیں۔ ان گاڑیوں میں چناب ایکسپریس (کراچی تا پشاور) سپر ایکسپریس (سرگودھا تا کراچی) سرگودھا ایکسپریس (سرگودھا تا لاہور) ماڑی انڈس ایکسپریس (لاہور تا ماڑی انڈس) کے علاوہ ایک پسنجر ٹرین بھی ہے جو فیصل آباد تا لالہ موسیٰ سیکشن پر چلتی ہے۔

ربوہ ریلوے سٹیشن کی عمارت وسیع کشادہ اور خوبصورت ہے۔ اور یہ اسٹیشن محلہ دارالرحمت اور محلہ دارالصدر کے درمیان میں واقعہ ہے۔ گاڑیوں کی تعداد چونکہ کم ہے اس لئے سٹیشن پر کنٹین اور دیگر کاروبار کامیاب نہیں ہو سکے اگرچہ کچھ عرصہ تک یہاں پر ایک کنٹین موجود تھی۔

شاہراہیں شاہراہوں کو ذرائع مواصلات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ صنعتی و زرعی ترقی میں شاہراہیں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں کھیت سے منڈی تک مال کی رسد میں سہولت کاشتکار اور کاروباری حضرات دونوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح فیکٹریوں میں خام مال پہنچانے کے لئے اگر شاہراہیں صحیح حالت میں ہوں تو صنعتکار اور خام مال بیچنے والوں کو زیادہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر مسافروں کو بھی بہتر سفری سہولیات دینی ہوں تو اس کے لئے سڑکوں کی حالت بہتر ہونا لازمی شرط ہے۔ جس سے نہ صرف مسافروں کو آرام ملتا ہے اور ان کا وقت بھی بچتا ہے بلکہ ٹرانسپورٹرز کو فائدہ اس رنگ میں ہوتا ہے کہ ان کی گاڑیاں بہتر حالت میں کافی دیر تک رواں دواں رہتی ہیں۔

ربوہ شہر میں اگر تو پاکستان کی مجموعی صورتحال پر نگاہ ڈالی جائے تو شاہراہوں کا معیار زیادہ بُرا نہیں ہے لیکن ربوہ میں عمومی تعمیراتی رفتار سست ہے اور ان کی مرمت کا کام بھی خاطر خواہ مناسب نہیں ہو رہا۔ اب جب کہ ملک میں بلدیاتی ادارے ختم کر دیئے گئے ہیں اس کا ایک مثبت پہلو یہ نکلا ہے کہ سبھی شہروں میں شاہراہوں کی تعمیر کا کام تیزی سے شروع ہے اور اس کے اثرات ربوہ میں دکھائی دیتے ہیں اور ربوہ کی تین اہم سڑکوں کی کشادگی اور مرمت کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔

ربوہ سے سرگودھا فیصل آباد روڈ گذرتی ہے جو ربوہ کو ان دو بڑے اہم شہروں کے ساتھ ملاتی ہے۔ چنیوٹ سے اس سڑک سے دو مزید سڑکیں جھنگ اور لاہور کے لئے نکلتی ہیں اس طرح ربوہ کا سڑکوں کے ذریعہ سے ملک کے اہم شہروں سے رابطہ موجود ہے۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ کی حالت ناگفتہ بہ ہے خاص طور پر چنیوٹ سے ۴۶ اڈہ تک سفر کرنے والے کو بھرپور علم ہو گا کہ بزبان حال یہ سڑک اپنی بے بسی کا اظہار کر رہی ہے۔

ربوہ شہر سے ایک سڑک ساہیوال کی طرف جاتی ہے یہ ساہیوال ضلع نہیں ہے بلکہ ضلع سرگودھا کا ایک قصبہ نما گاؤں ہے۔ اس سڑک کی وجہ سے ربوہ کا سرگودھا جھنگ روڈ کے علاوہ بعض دیگر چھوٹی شاہراہوں سے رابطہ ہو جاتا ہے۔

اندرون ربوہ کی اہم سڑکوں میں اقصیٰ روڈ سرفہرست ہے جو لاری اڈہ سے بیت الاقصیٰ تک جاتی ہے اس شاہراہ پر فضل عمر ہسپتال' ٹیلی فون ایکسچینج' ڈاکخانہ' بازار' عدالت' بلال مارکیٹ واقع ہیں۔ جہاں یہ سڑک ختم ہوتی ہے یعنی اقصیٰ چوک میں آتی ہے وہاں سے تین مزید سڑکیں نکلتی ہیں ایک کالج روڈ ہے۔ جو جامعہ احمدیہ' تعلیم الاسلام ہائی سکول' کالج' دفتر الفضل سے ہوتی ہوئی دارالنصر کے اختتام تک یعنی دریائے چناب کے قریب تک جاتی ہے۔ دوسری سڑک راجیکی روڈ ہے جو دارالرحمت شرقی سے فیکٹری ایریا تک جاتی ہے۔ تیسری سڑک دارالبرکات سے ہوتی ہوئی جہاں ایک طرف تو ڈگری کالج روڈ سے منسلک ہو جاتی اور دوسری طرف یہ ساہیوال روڈ سے جا ملتی ہے۔

اقصیٰ روڈ سے ایک اہم سڑک ریلوے روڈ نکلتی ہے جو دارالرحمت شرقی سے رحمت بازار سے ہوتی ہوئی فیکٹری ایریا تک جا پہنچتی ہے۔ اقصیٰ روڈ سے ایک

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مبشر احمد شرما فضل عمر ہسپتال ربوہ

تمباکو نوشی اور اس کے نقصانات

ساری دنیا جانتی ہے سگریٹ اور تمباکو ہماری صحت کے لئے مضر ہے دنیا کے تمام ممالک میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ حکومتیں بھی اس کی اشتہار بازی پر کسی حد تک پابندی لگا رہی ہیں۔ والدین بھی اپنے بچوں کو اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بنی نوع انسان اس لعنت میں مبتلا ہے۔ بلکہ کم و بیش تمام ممالک میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ سگریٹوں کے نئے برانڈ آ رہے ہیں۔ اور سگریٹ ساز فیکٹریوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

جہاں تک تمباکو نوشی کے نقصانات کا تعلق ہے دل، دماغ، جگر، پھیپھڑے، معدہ الغرض جسم کا کوئی عضو بھی تمباکو نوشی کے بد اثرات سے محفوظ نہیں۔ خون اور پھیپھڑے خصوصی طور پر اس سے متاثر ہوتے ہیں پھیپھڑے کا سرطان اور دل کی بیماری بڑھ جاتی ہے۔ مختلف سروے رپوٹوں کے مطابق ہونٹ، منہ، حلق، ہوا کی نالیاں اور پھیپھڑوں کے سرطان کے شکار مریضوں کی ۹۰ فیصد تعداد تمباکو نوش ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی کے بد اثرات "نکوٹین کے باعث ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کہ تمباکو کا ایک اہم جز ہے۔ نکوٹین کے بارے میں یہ تحقیق ہو چکی ہے کہ اس کا ایک ملی گرام انجکشن ورید میں لگانے سے انسان کی فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ بعض سگریٹوں میں ۲ ملی گرام نکوٹین بھی پائی جاتی ہے۔

طبی تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو نوشی شریانوں اور دل کی امراض میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ اور یہ امراض سگریٹ نوشوں میں ۳۳ فیصد زیادہ ہوتے ہیں۔

تمباکو نوشی سے صرف امراض میں ہی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ ماہرین کے نزدیک تمباکو نوش کی عمر بھی کم ہو جاتی ہے۔ ایک مشہور و معروف ڈاکٹر حجر بن احمد آل بو کامی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ ہر سگریٹ نوش ایک سگریٹ کے بدلے اپنی عمر کے ۱۵ سے ۱۸ منٹ ضائع کر دیتا ہے۔

تمباکو نوشی کی ایک عام شکل سگریٹ نوشی ہے۔ سگریٹ نوشی دیگر منشیات کے استعمال کی پہلی سیڑھی کا کام دیتی ہے۔ جس سے انسان مکمل تباہی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔ تمباکو نوشی اور منشیات کا استعمال انسانی صحت کو برباد ہی نہیں کرتا بلکہ اس سے معاشی اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے خون پسینہ کی کمائی کو آگ کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اس تمام دولت کو اگر صحت کی بہتری کے لئے خرچ کیا جائے تو ایک صحت مند معاشرہ جنم لے سکتا ہے جو کہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔

جسم انسانی پر برے اثرات آیئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ تمباکو نوشی سے جسم انسانی پر کیا برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شریانیں تنگ پڑ جاتی ہیں۔ جس سے دوران خون میں رکاوٹ ہوتی ہے دوران خون میں رکاوٹ سے دل کو تحریک ہوتی ہے۔ اور وہ تیز چلتا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے انسان بلند فشار خون یعنی ہائی بلڈ پریشر کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو کہ نہایت موذی مرض ہے۔

خون میں پتلا رہنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ جس سے خون کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے بن جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ لوتھڑے باریک شریانوں میں پھنس کر جسم کے اس حصہ کو تباہ کر دینے کا باعث بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ہارٹ اٹیک اور فالج جیسے خطرناک امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

پھیپھڑوں کا کام بھی بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ جس سے خون میں آکسیجن کی بجائے کاربن مونو آکسائیڈ زیادہ جمع ہونی لگتی ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہونے لگتی ہے۔ ذرا سی محنت سے سانس پھول جاتا ہے اور دل پر زیادہ بوجھ بڑھنے لگتا ہے۔ خون میں آکسیجن کی کمی کے باعث جسم کے مختلف خلیوں کو مناسب غذا نہیں پہنچ سکتی جس سے وہ کمزور پڑ جاتے ہیں۔

لمبا عرصہ تمباکو نوشی کی وجہ سے منہ کا سرطان، پھیپھڑوں کا سرطان، خوراک کی نالی کا سرطان و معدہ کا السر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ٹانگوں کی شریانیں سکڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے لمبا سفر کرنے سے ٹانگوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ آرام کرنے کے باوجود درد ختم نہیں ہوتا اور پاؤں کی انگلیاں کالی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر مرض بڑھ جائے تو پاؤں گلنا شروع ہو جاتے ہیں اور ٹانگ کاٹنے کی نوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت انسان سگریٹ نوشی ترک کرنے کا عہد کرتا ہے۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

گھر میں باپ کا سگریٹ پینا نہ صرف بچے میں سگریٹ پینے کا شوق پیدا کرتا ہے بلکہ کمرے میں اکٹھا ہونے والا دھواں بچوں میں بالواسطہ سگریٹ پینے کا باعث بنتا ہے۔ جس سے بچوں میں سانس کی انفکشن اور دمہ کی شکایات ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والے بچوں کی خوبصورتی ہمیشہ کے لئے کھو دیتے ہیں۔

سگریٹ پینے والی ماؤں کے بچوں کا وزن دوسرے بچوں کی نسبت کم ہوتا ہے اور ان میں پیدائشی نقائص بھی پائے جاتے ہیں۔

ترک تمباکو نوشی تمباکو نوشی کے ان بھیانک نقصانات کا علم ہونے کے بعد ہر عقل مند انسان یہ ضرور چاہے گا کہ کسی طرح اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ لہٰذا آپ کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ یہ کام زیادہ مشکل نہیں اس کا انحصار آپ کی قوت خود ارادی پر ہے۔ پس آپ اپنی مضبوط قوت ارادی کے ذریعے اس سے یک لخت یا بتدریج چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اب آپ جو بھی راستہ اختیار کرنا پسند فرمائیں۔ آپ کر سکتے ہیں۔

بہت سے پرانے تمباکو یا سگریٹ نوش یہ کہتے ہیں کہ جو نقصان ہونا تھا وہ ہو چکا اب اس کو چھوڑنے اور اپنے آپ کو تکلیف دینے سے کیا فائدہ؟ وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کہ تمباکو نوشی کسی بھی مرحلے پر ختم کی جا سکتی ہے۔ تمباکو کے جسم پر مرتب ہونے والے بد اثرات اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض ماہرین کے خیال کے مطابق یہ بد اثرات پانچ سال ہی میں ختم ہو جاتے ہیں۔

تمباکو نوشی ترک کرنے کی کوشش کرنے والوں اور ناکام رہنے والوں میں سے بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کے چھوڑنے سے ان کا بدن بری طرح ٹوٹتا ہے، عضو عضو میں تشنج ہوتا ہے، جسمانی وزن بڑھنے لگتا ہے۔ طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے، چکر آتے ہیں اور مسوڑے پھولنے لگتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ان علامات کی شکایات نہیں کرتے۔

میری تمام تمباکو یا سگریٹ نوش افراد سے عاجزانہ گذارش ہے کہ جتنی زندگی اور عمر باقی ہے اسے تمباکو کے دھوئیں سے آلودہ نہ کیجئے اور آج ہی اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا عہد کیجئے۔ اگر اس کے ترک کرنے سے دو چار روز کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ تو اسے برداشت کیجئے۔ یا ناقابل برداشت تکلیف کی صورت میں اپنے ڈاکٹر سے مشورہ بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنت سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۳

رہتے۔ ان کو بھی نماز پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ آپ کا گھر قادیان کے درمیان میں تھا۔ برسات کا موسم دو اڑھائی ماہ تک رہتا گھر کے اردگرد آٹھ آٹھ فٹ پانی جمع ہو جاتا۔ لکڑی کی بڑی بڑی گیلیاں جوڑ کر ایک کشتی بنائی جاتی تھی۔ جو صرف چپٹی شکل کی ہوتی تھی اس پر کرسی رکھ دیتے تھے۔ اس کشتی پر صبح اور عشاء کی نماز کے لئے جاتے تھے۔ باقی تین نمازیں دفتر سے جا کر بیت المبارک میں ادا کر لیتے تھے۔ گویا نماز باجماعت ادا کرنے کی اس قدر پابندی تھی کہ آندھی۔ طوفان۔ بارش یا سیلاب ہو۔ نماز بیت المبارک میں ہی پڑھی جاتی تھی۔

فہرست علمی مقابلہ جات

○ امسال خدام کے درج ذیل مرکزی مقابلہ جات ہوں گے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم ۲۔ تفسیر قرآن کریم ۳۔ مطالعہ حدیث ۴۔ مطالعہ کتب بانی سلسلہ ۵۔ تقریری مقابلہ ۶۔ معلومات عامہ ۷۔ مضمون نویسی ۸۔ تلاوت قرآن ۹۔ نظم خوانی ۱۰۔ حفظ قرآن ۱۱۔ حفظ نظم ۱۲۔ پیغام رسانی ۱۳۔ پرچہ قرآن و ذہانت ۱۴۔ مشاہدہ معائنہ ۱۵۔ بیت بازی ۱۶۔ معلومات۔

تمام خدام اپنے قائدین سے تفصیلی نصاب حاصل کریں اور ان مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے بھرپور تیاری کریں۔

○ ماہ مارچ و اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

ثریا مبارک بنت مبارک احمد چیمہ
سرگودھا

اسامہ سعید ابن محمد ارشد اوکاڑہ

عرفان احمد ابن ناصر احمد ۲۸ مرلو ضلع
بہاولنگر۔

احمد کمال عامر ابن چوہدری محمد شفیع
اوکاڑہ

علیتہ الرحمان بنت لطف الرحمان
سرگودھا

فراز احمد بٹ ابن قیصر اقبال بٹ
اوکاڑہ

نجم الحسن ابن ظفر احمد مجوکہ حویلی
مجوکہ ضلع سرگودھا

حارث احمد ابن شیخ شاہد محمود اوکاڑہ

مہوش ظفر بنت مظفر احمد ظفر اوکاڑہ

بشریٰ بنت شیخ محمد صدیق اوکاڑہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد رقم فرماتے ہیں۔

عزیزہ مکرمہ لیڈی ڈاکٹر شفقت شہناز صاحبہ دختر مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں تشویشناک حالت میں داخل کی گئی ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفا اور صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز خالد الیاس ابن مکرم محمد الیاس منیر (اسیر راہ مولا) اکثر بیمار رہتا ہے۔

○ مکرم عباس نظام صاحب گول بازار چند دن سے ٹائیفائڈ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب باجوہ چکنمبر ۳۱۶ تلونڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ معدہ میں السر کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب گول بازار ربوہ کی دونوں آنکھوں میں کالا اور سفید موتیا ہے جس کی وجہ سے نظر کافی کمزور ہو رہی ہے۔ نیز بائیں پنڈلی پر چمبل کی تکلیف ہے۔

○ مکرم ملک عزیز احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے والد ملک علی احمد صاحب سابقہ سفید پوش و نمبردار موضع گلانوالہ تحصیل و ضلع گجرات عرصہ ایک ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی کامل شفایابی اور فعال لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری یوسف ناصر صاحب وکالت مال ثالث تحریک جدید) کے بھانجے سید عبدالحفیظ صاحب آف جڑانوالہ مورخہ ۹۴-۳-۱۸ کو کوسٹر کے ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ اس وقت سی ایم ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ دائیں ٹانگ ۲ جگہ سے فریکچر ہو گئی ہے۔

○ مکرم محمد رشید قریشی صاحب ابن مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (وفات یافتہ) حال لاہور عرصہ اڑھائی سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود احمد ہاشمی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم پیر مسعود احمد ہاشمی صاحب آف کویت ابن مکرم پیر نیاز احمد نصر اللہ ہاشمی صاحب آف قادیان (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سابق سیکرٹری اصلاح و ارشاد اسلام آباد و صدر جماعت احمدیہ حلقہ ۱-۸۱ اسلام آباد مورخہ ۵ جنوری ۱۹۹۴ء انتقال فرما گئے۔ آپ موصی تھے آپ کی میت مورخہ ۹۴-۱-۶ کو ان کے پسماندگان اسلام آباد سے ربوہ لائے۔ نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم شریف احمد وڑائچ صاحب سابق صدر حلقہ لیاقت آباد کراچی ۱۶ جنوری ۱۹۹۴ء کو اچانک دل کے حملہ کے باعث بمقام کیلگری کینیڈا میں وفات پا گئے جبکہ ان کے اہل و عیال پاکستان آئے ہوئے تھے ان کی کینیڈا واپسی پر ۲۵ جنوری کو جماعت احمدیہ کیلگری کے احمدیہ قبرستان میں محترم ناصر صاحب کی تدفین عمل میں آئی۔ جنازہ و تدفین میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں اور دیگر مذاہب کے افراد نے بھی شرکت کی۔ آپ نہایت مخلص خوش اخلاق اور دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے والد محترم شریف وڑائچ صاحب جملہ تعزیت کرنے والے احباب کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

چوکیدار کی ضرورت

○ نظارت اشاعت میں ایک ہمہ وقتی چوکیدار کی ضرورت ہے۔ سابق فوجی احباب اپنے صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مکمل کوائف ۶- اپریل تک ناظر صاحب اشاعت کے نام ارسال کر دیں۔ انٹرویو ۹- اپریل بروز ہفتہ صبح ۹ بجے نظارت ہذا میں ہو گا۔

(ناظر اشاعت)

ضرورت گارڈ

○ "سوئمنگ پول ربوہ کے لئے چھ ماہ کے لئے لائف گارڈ کی ضرورت ہے جو تیراکی کے ماہر ہوں۔ خواہشمند حضرات محترم سید قاسم احمد صاحب انچارج سوئمنگ پول سے دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں نماز مغرب تا ۹ بجے رات مل سکتے ہیں۔ الاؤنس زبانی طے کر لیا جائے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- مارچ- 1994ء
رات اور علی الصبح ہلکی بوندا باندی ہوئی درجہ حرارت کم از کم ۱۵ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے اومان کا دورہ ختم کرنے کے بعد مسقط میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر ایشیا کا بوسنیا بن چکا ہے اور اب اس مسئلے کے حل کا وقت آگیا ہے انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق تسلیم شدہ ہے اور اسے حل کیا جانا چاہئے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ اگلی نسلوں کو کشیدگی اور دشمنی کے ماحول میں زندگی بسر نہ کرنے دیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اومان تیل اور گیس کی تلاش اور پام کی کاشت کے منصوبوں میں پاکستان سے اشتراک کرے گا۔ اسی لئے معاشی شعبوں میں اشتراک کے لئے سٹڈی گروپ کا قیام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی اور علاقائی مسائل پر عالم اسلام میں ہم آہنگی ہونی چاہئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستان کا سرمایہ کاری بورڈ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو متعدد سہولتیں دے گا۔

○ جنرل عبدالوحید چیف آف آرمی سٹاف امریکہ کے ۱۲ روزہ دورے پر روانہ ہو گئے ہیں وہ اپنے دورہ میں امریکہ کے اعلیٰ فوجی حکام کے ساتھ دفاعی امور پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے خلاف کوئی احتجاجی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عوام اپوزیشن کے ذاتی مفادات کی خاطر اپنے آپ کو سڑکوں پر نہیں لا سکتے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اومان کا تین روزہ سرکاری دورہ مکمل کرنے کے بعد وطن واپس پہنچ گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل کرانا ہمارا مقدس فرض ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے زر مبادلہ کے ذخائر ۳۰ کروڑ ڈالر سے بڑھ کر ڈیڑھ ارب ڈالر ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے تمام مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ انہوں نے اومان میں اقتصادی امور پر تبادلہ خیال کیا ہے اور جلد اومان کے تاجر پاکستان کا دورہ کریں گے۔

○ یکم جولائی ۱۹۹۴ء سے عالمی بینک کی طرف سے بھاری امداد کے اعلان کے بعد چاروں صوبائی حکومتوں نے زرعی انکم ٹیکس وصول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ زمینداروں سے اس ٹیکس کے علاوہ وفاقی حکومت بھی ایک اور ٹیکس "فیڈرل ویلتھ ٹیکس" عائد کرے گی۔ اور اس طرح زمیندار ایک نہیں بلکہ دو ٹیکس ادا کریں گے۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ آئندہ جون تک پاکستانی روپے کو مکمل طور پر قابل انتقال کرنسی بنا دیا جائے گا۔ اس سے ڈالر تیس کی بجائے ۳۲ روپے کا ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے بتایا کہ برآمد کنندگان کو ڈیوٹی ڈرابیک یکم مئی سے ملنا شروع ہو جائے گی۔ بینکوں کے ذریعے واپسی کے اقدامات شروع کر دئے گئے ہیں۔

○ فرانس نے پاکستان کو میراج ۲۰۰۵ لڑاکا طیاروں کی پیش کش کی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان فرانس' سویڈن' یا چین سے جدید ترین قسم کی تین آبدوزیں حاصل کرنے کے سلسلے میں بہت جلد فیصلہ کرنے والی ہے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے صدر پیر صاحب پگارا نے نواز شریف کے ساتھ انتخابی اتحاد ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام منجمد کرنے میں اور راجیو گاندھی کی مدد کرنے میں بے نظیر اور نواز شریف برابر کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے بتایا بریگیڈیر امتیاز کے ساتھ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ ابھی بہت کچھ ہونا ہے۔ فیملی پلاننگ ہو یا مارشل لاء' اصل مسئلہ تو احتساب کا ہے۔

○ پنجاب کے سینئیر وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ پنجاب تنخواہوں میں اضافے کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ وفاقی حکومت نے تنخواہوں میں اضافہ کر دیا اور گرانٹ نہ دی تو ترقیاتی کاموں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا جا سکے گا۔

○ چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ جنوبی کوریا میں پیٹریاٹ میزائل نصب کرنے سے باز رہے۔ چین نے کہا ہے کہ شمالی کوریا ایک خود مختار ملک ہے اور کسی دوسرے ملک کو اس پر رعب جمانے کا کوئی حق نہیں کہ اسے کیا کرنا چاہئے کیا نہیں کرنا چاہئے۔

○ ہندوستان کے اخبار ہندوستان ٹائمز نے یہ خبر شائع کی ہے کہ امریکہ نے مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے بھارت کو اقوام متحدہ کی قرارداد یاد دلائی اور اسے ہی بہترین حل قرار دیا۔

○ بھارتی اخبارات کے مطابق امریکہ نے پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کے فالتو پرزے کثیر تعداد میں فراہم کر دئے ہیں۔ چین کی فوجی طاقت کو نکیل ڈالنے کے لئے امریکہ نے کشمیر میں اپنے اڈے قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ایک ہسپتال پر حملہ کر کے ۴ مریضوں کو گرفتار کر لیا۔ طبی عملہ اور مریضوں نے احتجاجی جلوس نکالا اور ریڈ کراس کی ٹیم کے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔ ریڈ کراس ٹیم کے سربراہ اس منظر کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے۔

○ بی بی سی کے مطابق بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ایم کیو ایم نے براہ راست تصادم یا چیلنج کی حکمت عملی اختیار کر لی ہے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا کہ انصاف کی یقین دہانی کرائی جائے تو میں پاکستان واپس جانے کو تیار ہوں۔

○ لاہور کے ایک مقامی شہری نے گورنر الطاف حسین کے تقرر کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ درخواست گذار کا موقف ہے کہ بطور گورنر ملازمت چھوڑے دو سال نہیں گزرے اس لئے ان کا دوبارہ تقرر نہیں ہو سکتا۔

○ وفاقی حکومت نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو چھٹی اور آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحان سیکنڈری بورڈ کے تحت کرانے پر غور کرے گی۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

جامعہ نصرت کا نیا فون نمبر

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ پرانا نمبر 443 اور نیا تبدیل شدہ نمبر 923 ہے۔

خوبصورت گارنٹی شدہ پائیدار

شہزاد سیلنگ فین

۵۶ انچ =/۵۵۰ ڈیلکس ماڈل ۴۸ انچ =/۵۰۰

ڈیلر = **خان سینٹری ورکس**
اقصیٰ روڈ ربوہ فون 831

طلائی و نقرئی زیورات کی
الحمد جیولرز
مینیجمنٹ دوکان
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱-۵۹

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی

FLATULENCE CURE ۲۰/- گیس کیور COLIC CURE ۲۰/- پیٹ درد کیور

PILES CURE ۲۰/- بواسیر کیور CONSTIPATION CURE ۲۰/- قبض کیور

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحیہ ہومیو) **کمپنی ربوہ** فون: ۴۷۱ ۶۰۶